REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ تار کا پتہ :- ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ ربوہ

یوم سہ شنبہ

فی پرچہ دس پیسے

۱۴ جمادی الثانی ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ "

جلد ۵۱/۱۶ | ۱۳ نبوت ۱۳۴۱ ہش | ۱۳ نومبر ۱۹۶۲ء | نمبر ۲۶۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

خدا کی راہ میں مجاہدہ کرنا ایک ایسی لذّت ہے جس کی طرف خدا تعالیٰ ہر مومن کو بلاتا ہے

اس لذّت کا مزہ چکھو اور یاد رکھو کہ تلاش کرنیوالے پا لیتے ہیں

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مکّی زندگی ایک عجیب نمونہ ہے اور ایک پہلو سے ساری زندگی ہی تکلیفات میں گزری۔ جنگ اُحد میں آپؐ اکیلے ہی تھے۔ لڑائی میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنی نسبت رسول اللہ ظاہر کرنا آپؐ کی کس درجہ کی شوکت، جرأت اور استقامت کو بتاتا ہے۔ مَیں سچ کہتا ہوں کہ انسان جب تک اس کوچہ میں داخل نہ ہو اسے لذّت ہی نہیں آتی۔ یہ ایک ایسی لذّت ہے جس کی طرف خدا تعالیٰ ہر مومن کو بلاتا ہے۔ جس طرح اور لذتوں کا مزا چکھتے ہو اس کا بھی مزا چکھو اور تلاش کرنیوالے پا لیتے ہیں۔ اِس طرف سے اگر تکاہل اور تساہل ہوگا تو اُدھر سے بھی حرکت نہ ہوگی۔ اِدھر سے مجاہدہ ہوگا تو اُدھر سے بھی حرکت ہوگی۔ مجاہدہ ایک ایسی شے ہے کہ اس کے بدوں انسان کسی ترقی کے بلند مقام کو پا نہیں سکتا خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا جو لوگ ہم میں ہو کر مجاہدہ کرتے ہیں ہم ان پر اپنی راہیں کھولتے ہیں۔ غرض مجاہدہ کرو اور خدا میں ہو کر کرو تاکہ خدا کی راہیں تم پر کھلیں۔ اور ان راہوں پر چل کر تم اس لذّت کو حاصل کر سکو جو خدا میں ملتی ہے۔ اس مقام پر مصائب اور مشکلات کی کچھ حقیقت نہیں رہتی۔ یہ وہ مقام ہے جس کو قرآن شریف کی اصطلاح میں شہید کہتے ہیں ....

شہید کے معنی یہ ہیں کہ اس مقام پر اللہ تعالیٰ ایک خاص قسم کی استقامت مومن کو عطا کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہر مصیبت اور تکلیف کو ایک لذّت کے ساتھ برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ پس اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ میں منعم علیہ گروہ میں سے شہیدوں کا گروہ بھی ہے۔ اور اس سے یہی مراد ہے کہ استقامت عطا ہو جو جان تک دے دینے میں بھی قدم کو نہ ہلنے دے۔"

(الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۱ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۲ نومبر بوقت ۸ بجے صبح

کل اور پرسوں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو بے چینی کی تکلیف رہی۔ اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۲ نومبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بہت ناساز ہے۔ کمزوری بہت ہے نیز گھبراہٹ کی بھی شکایت ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت

ربوہ ۱۲ نومبر۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو کل ٹمپریچر قریباً نارمل رہا۔ لیکن کل دن کو ۱۱½ بجے درد گردہ کا شدید دورہ پڑا جو کئی گھنٹے جاری رہا۔ اسکی وجہ سے طبیعت پھر زیادہ ناساز ہو گئی۔

احباب جماعت محترمہ سیدہ موصوفہ کی شفائے کامل و عاجل کے لئے التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں۔

خلیفہ عبد الرحیم صاحب کی اچانک وفات

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

بابو قاسم الدین صاحب سیالکوٹ سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ خلیفہ عبد الرحیم صاحب جمونی جو ملکی تقسیم کے بعد سیالکوٹ میں آباد ہو گئے تھے حرکت قلب بند ہو جانے سے اچانک وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ ربوہ پہنچ رہا ہے۔ خلیفہ عبد الرحیم صاحب حضرت خلیفہ نور الدین صاحب جمونی کے صاحبزادے تھے جو حضرت خلیفہ اول رضؓ کی وساطت سے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے تھے اور بہت مخلص اور قدیمی بزرگ تھے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں کئی موقعہ پر سلسلہ کی مفید خدمات سرانجام دیں۔ اسی طرح ان کے صاحبزادے خلیفہ عبد الرحیم صاحب بھی بہت مخلص احمدی تھے اور جموں و کشمیر کی ریاست میں اچھے عہدہ پر فائز رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریقِ رحمت کرے اور ان کے بچوں اور دیگر عزیزوں کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ خاکسار۔ مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۲/۱۱/۶۲

نوٹ:۔ محترم خلیفہ عبد الرحیم صاحب مرحوم کی نماز جنازہ اور تدفین کے متعلق خبر صفحہ ۸ پر ملاحظہ فرمائیں۔

درخواستِ دُعا

مکرم شمس الدین خان صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور پر ربوہ میں انصار اللہ کے اجتماع سے واپسی کے بعد چہرے کے بائیں طرف فالج کا حملہ ہوا ہے۔ بروقت علاج کی وجہ سے اب صرف فالج کے خفیف اثرات باقی ہیں۔ احباب جماعت اور بزرگانِ سلسلہ سے آپ کی مکمل اور جلد صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محمد اجمل شاہد مربی سلسلہ پشاور

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۱۳ نومبر ۱۹۶۲ء

مسلمانوں کی موجودہ حالت اور اس کا علاج

معاصر ہفت روزہ المنبر لائلپور اپنی ایک تازہ اشاعت میں اداریہ میں پاکستان کے مسلمانوں کا اس طرح نقشہ کھینچا ہے :۔

"آج ہمارے ہاں کوئی گروہ ایک دوسرے کو الزام نہیں دے سکتا، اہل مذہب لڑ رہے ہیں، بریلویت، دیوبندیت، اہلحدیثیت و حنفیت کے نام پر اور ان میں سے جو غیر ذمہ دار ہیں وہ ایک دوسرے کو "کافر" کہہ رہے ہیں مسلمانوں کو ایک دوسرے کے خلاف بھڑکا رہے ہیں ایسے ایسے عقائد پر اصرار کر رہے ہیں جن کی زد میں بھی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر نہیں پڑی تھیں اس کا لازمی نتیجہ نکل رہا ہے اس صورت میں کہ آج ملک بھر میں یہ سوال بار بار دہرایا جا رہا ہے کہ اسلام کس کا قبول کریں ؟ اہل حدیث کا ؟ حنفی کا ؟ دیوبندی کا ؟ بریلوی کا ؟ ــــ اور آج ملک میں مسلمان ہے کون ؟ سبھی ایک دوسرے کو کافر ومشرک، خدا کے نافرمان اور رسول سے قطع تعلق رکھنے والے ثابت کرنے کے درپے ہیں اور ایسی روش اختیار کر رہے ہیں کہ اللہ کے نام پر بنائی گئی مسجدیں بھی امن وسلامتی کا مرکز نہیں رہیں اور ان پاک جگہوں کو بھی فتنہ وفساد کے لئے استعمال کیا جانے لگا۔

اہل مذہب کے اس طرز عمل پر اہل سیاست نفرت وحقارت کا اظہار کر رہے ہیں اور مذہب کے علمبرداروں کی غلط روش سے متاثر ہو کر نفس مذہب ہی سے بیزار ہونے لگے ہیں ــ لیکن خود ان کا اپنا حال کیا ہے ؟ یہ متحدہ محاذ قائم کر رہے ہیں مگر کس کے خلاف ؟ امریکہ کی ملحون تہذیب کے خلاف ؟ برطانیہ کی ڈپلومیسی کے بالمقابل ؟ روس کی دہریت سے نبرد آزما ہونے کے لئے ! بھارت کی منافقانہ دوعملی کا جواب دینے کی خاطر ؟ ملک میں پیدا شدہ معاشی بحران کے سد باب کے لئے ؟ معاشرے کی اخلاقی بے راہ روی کا حل تلاش کرنے کے سلسلے میں ؟ ــــ نہیں ! یہ کمیونسٹ ماضی کے جابر وظالم اپنے عہد اقتدار کے مستبد وغاشم اپنے اپنے دائرہ کار میں استبداد کے عادی اور عوامی حقوق کے غاصب، اسلام کے نام پر حصول اقتدار کے لئے بے چین اور اسلام کو اپنی خواہشات کے لئے تحریف وتبدیلی کی سان پر چڑھا کر اس کو عہد جدید کی مخلوق اور اقتضائوں کے مطابق ڈھالنے والے حضرات اور بعض سادہ لوح مخلص مسلمان متحدہ محاذ قائم کر رہے ہیں، اپنے ہی بھائی بندوں کے بالمقابل انہیں تخت حکومت سے اتار کر خود ان کی جگہ پر متمکن ہونے کی غرض سے متحد ہو رہے ہیں، درانحالیکہ کل تک یہ ایک دوسرے کے جانی دشمن تھے، ایک کو دوسرا پاکستان کی آئیڈیالوجی ــ اسلام ــ کا دشمن کہتا تھا، پاکستان کی اساس سے غداری کا مرتکب ثابت کر رہا تھا، مخلوط انتخاب کی حمایت کی وجہ سے اسے پاکستان کو لادینی ریاست بنانے کا مرتکب قرار دے رہا تھا اور دوسرا پہلے کو کٹ ملا، ریاست کی ترقی کا دشمن، اقتدار کے لئے بے چین اور ملک دشمن ثابت کرنے کے لئے اپنی صلاحیتیں بروئے کار لانے والا کہہ رہا تھا۔

مسلم لیگ ــــ کا احیا ہو رہا ہے اسے دو حصوں میں تقسیم کرنے کی صورت میں، دونوں گروہ اصلی اور بڑی مسلم لیگ کے علمبردار ہیں، لیکن دونوں ایک دوسرے کو مفاد ملت سے غداری کے مرتکب، پاکستان کی سالمیت کے مخالف، مسلم لیگ کے غاصب کہہ رہے ہیں اور ملت کے مفاد پر ذاتی مفاد کو ترجیح دینے کا الزام عاید کر رہے ہیں۔

اسلام کے سیاسی محاذ پر ــ جماعت اسلامی ہے، نظام اسلام پارٹی ہے، جمعیت علماء اسلام ہے اور دوسری متعدد جماعتیں ہیں جو مقصد تو ایک ہی ظاہر کرتی ہیں اور وہ ہے اسلام کا احیاء، اسلامی شریعت کا نفاذ اور مملکت کو اسلامی بنانے کا مقصد لیکن سب ایک دوسرے سے بیزار، ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالنے میں مصروف، اسلام کو آڑ بنا کر اپنی روٹی کمانے یا اقتدار حاصل کرنے کے لئے اسلام کو ایکسپلائٹ کرنے کا مجرم ثابت کرنے کے لئے مستعد وکوشاں۔

غرض مذہب وسیاست دونوں کے محاذوں پر جم کر لڑنے والوں کی اکثریت نے اس امت کو ایسے انتشار وتشتت میں مبتلا کر رکھا ہے جس سے مسلمان رسوا ہو رہے ہیں، اسلام سے نئی نسل بغاوت کی راہ اختیار کر رہی ہے، ملک کے مسائل الجھی صورت اختیار کر رہے ہیں، عوام بددلی اور مایوسی کے تاریک غار میں گر رہے ہیں، پاکستان کی ساکھ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ رہا ہے اور یوں محسوس ہونے لگا ہے جیسے اس ملک میں ایک قوم نہیں بیسیوں قومیں آباد ہیں اور ایک امت نہیں، بیسیوں امتیں موجود ہیں اور یہ ہیں بھی ایک دوسرے سے نفرت ہم اور ایک دوسرے کی حریف ــ اور اس بات میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہی ان باہم متصادم جماعتوں اور فرقوں کی نگاہ میں ملک، ملت، امت اور اسلام کا مفاد ثانوی حیثیت اختیار کر چکا ہے اور مسلم لیگ، جماعت اسلامی، نظام اسلام، جمعیت علماء اسلام دیوبندیت، اہلحدیثیت اور بریلویت کے مفاد کو اولیں حیثیت حاصل ہے۔"

(المنبر مورخہ یکم جمادی الثانی ۱۳۸۲ھ)

اقتباس بے شک طویل ہے مگر جس ہنر اور کمال کے ساتھ معاصر نے یہ نقشہ کھینچا ہے اسکی داد دئے بغیر نہیں رہا جا سکتا حقیقت یہ ہے کہ آج اسلام کی یہ حالت صرف پاکستان میں ہی نہیں بلکہ تمام اسلامی دنیا میں کم وبیش یہی حالت ہے۔ اسی لئے اس معاملہ پر عالمگیر اسلامی نقطۂ نظر سے غور کرنے کی ضرورت ہے معاصر اسکے بعد رقمطراز ہے :۔

"یہ صورت حال یکایک پیدا نہیں ہو گئی اس کی ایک تاریخ ہے اور کئی سو سال پرانی تاریخ، اس کے کچھ اسباب ہیں اور بڑے زوردار اسباب ــ لیکن ان پر بحث کی ضرورت کیا ؟ ــ" (ایضاً)

اگر مسلمانوں کی اس حالت پر تکوینی اسباب کے لحاظ سے سوچا جائے تو واقعی بقول معاصر بہت سے اسباب معلوم کئے جا سکتے ہیں۔ معاصر نے یہ صحیح فرمایا ہے :۔

"دیکھنا تو یہ ہے کہ یہ جو ہم نے اپنے آپ کو ان مذہبی فرقوں اور سیاسی جماعتوں میں تقسیم کر لیا ہے اور اپنے ارد گرد تعصب، فرقہ پرستی اور جماعتوں کی پوجا پاٹ کا جو حصار کھینچ لیا ہے، کیا اس کا جواز اسلامی شریعت سے مل سکتا ہے ؟ ــــ ہم ببانگ دہل کہتے ہیں کہ ہرگز نہیں !" (ایضاً)

جہاں تک اسلامی شریعت کا تعلق ہے اس تفرقہ بازی کا جس نے آج مسلمانوں کو انتشار کا شکار بنا رکھا ہے۔ اسلامی شریعت میں اس کا کوئی جواز نہیں۔ اسلامی شریعت کا اولیں ماخذ قرآن کریم ہے۔ قرآن کریم نے جہاں ایسے انتشار کی سخت مذمت کی ہے وہاں اتفاق واتحاد کا طریق بھی نہایت وضاحت اور نہایت فراغت سے بتا دیا ہے۔ آج جو ہم علم وعمل کا انتشار مسلمانوں میں دیکھ رہے ہیں اس کی بنیادی وجہ ہی یہ ہے کہ قرآن کریم کی اس تعلیم کو جو اتحاد سے نہ صرف تعلق رکھتی ہے بلکہ جو اتحاد اسلامی کی محکم بنیاد ہے اسکو ہم نے بالکل نظر انداز کر دیا ہوا ہے ـ وہ بنیادی چیز قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون۔

یعنی تحقیق ہم ہی نے یہ ذکر نازل کیا ہے اور ہم ہی اسکی حفاظت کرنے والے ہیں ـ حفاظت کا یہ بنیادی اور عظیم الشان وعدہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں صاف صاف لفظوں میں فرمایا ہے لیکن مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کو بالکل فراموش کر دیا ہے۔ اور مختلف خود ساختہ لیڈروں کے گرد جمع ہو گئے جن کی وجہ سے بھانت بھانت کے فرقے اسلام میں پیدا ہو گئے ہیں۔ شروع سے ہی مسلمان قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ پڑھتے آئے ہیں مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اس کو محض ایک معمولی بات سمجھا ہے اور اس کی کنہ کو پہنچنے کی کبھی کوشش نہیں کی۔ باوجود اسکے کہ اللہ تعالیٰ یہ وعدہ ہمیشہ پورا کرتا چلا آیا ہے اور حدیث مجدد دین کی رو سے ہر زمانہ میں مجدد دین مبعوث کرتا رہا ہے۔

اگر سارے مسلمان شروع ہی سے اس حبل متین کو پکڑے رکھتے اور اپنے اپنے زمانے کے مجدد کی راہنمائی سے گریز کر کے خود ساختہ مصلحین کے ڈھکوسلوں کی پیروی نہ کرتے اور ان کی عقلیت پر بھروسہ کر کے صراط مستقیم کو نہ چھوڑتے تو آج مسلمانوں میں کوئی متضاد فرقے پیدا ہی نہ ہوتے جو ایک دوسرے کے خلاف صف آرا ہو کر آج باہم دست وگریباں ہو رہے ہیں۔ ہر زمانے کے مجدد نے اللہ تعالیٰ سے راہنمائی پا کر مسلمانوں کو صراط مستقیم کی طرف بلایا ہے مگر ہر زمانہ کے دانشمند بھٹکانے کے لئے کھڑے ہوتے چلے آئے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ مسلمانوں کے ذہنوں میں انتشار پیدا ہوتا چلا گیا اور آج اس حالت تک نوبت پہنچ چکی ہے جس کا تھوڑا سا نقشہ معاصر کے الفاظ میں اوپر بیان ہوا ہے۔

ان دانشمندوں نے کہا کہ یہاں صرف ظاہری حفاظت کا وعدہ ہے چنانچہ دیکھ لو کتنے حفاظ قرآن مجید ہوئے اور پھر پریس ایجاد ہو گیا۔ قرآن کریم میں زیر وزبر کا بھی تغیر نہیں ہو سکا۔ حالانکہ یہی سچائی ان کی اس امر کی طرف بھی راہنمائی کر سکتی تھی کہ ظاہری صورت میں تغیر نہیں ہوا تو لازماً معنوی صورت میں بھی تغیر نہیں ہونا چاہیئے تاکہ اللہ کے وعدہ کا کمال ثابت ہو جائے۔ چاہیئے تھا کہ ہمارے یہ دانشمند سوچتے کہ جب ہم مادی لحاظ سے کوئی تغیر نہیں دیکھتے تو یقیناً معنوی لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ نے اسکی حفاظت کا ضرور کوئی بندوبست کیا ہے ایک لحاظ سے معاصر کا یہ کہنا کہ

"جس انتشار میں ہم آج مبتلا ہیں وہ کئی

(باقی صفحہ [illegible] پر)

ماضی کے خزانے

وہ دن

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ

اے عزیز! ہر طالب صادق پر ایک دن آتا ہے جو اس کی قسمت کے فیصلہ کا دن ہوتا ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ اس کا کیا نام رکھوں۔ "وہ دن" کی اصطلاح مجھے کسی اور اصطلاح کی نسبت زیادہ پسند ہے۔ آگے جو کوئی اس کا نام رکھ لے۔ پہلے وہ ایک ظلمت اور اندھیرے میں ہوتا ہے۔ اس کا ضمیر اسے گاہے بگاہے بیدار کرتا ہے۔ خدا کی کتاب۔ خدا کا رسول اسے بار بار جھنجھوڑتے ہیں۔ اور دوسری طرف مخالف طاقتیں اپنا پورا زور لگاتی رہتی ہیں۔ وہ گرتا ہے اور اٹھتا ہے ٹھوکریں کھاتا ہے اور سنبھلتا ہے۔ ڈگمگاتا ہے اور قائم ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ سعادت ازلی اور عنایت ایزدی اس کا ہاتھ پکڑتی ہیں۔ اور مدتوں کی کشمکش کے بعد آخر ایک دن یکدم ملاء اعلیٰ سے یہ آواز آتی ہے۔

الم یأن للذین اٰمنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ

بس پھر کیا یکدم ایک فیصلہ ہو جاتا ہے مملکت نفس انسانی میں ایک حشر بپا ہو جاتا ہے۔ شیطانی طاقتیں روحانی تجلی کے آگے ہتھیار ڈال دیتی ہیں۔ اور سالک کا فرشتہ خیر اس کی روح کا امتحان لیتا ہے۔ اور یوں سوال کرتا ہے کہ دیکھو اے بندے تیرا خدا تجھے اپنی طرف بلاتا ہے۔ تو اس کی خاطر آئندہ ہمیشہ غیر اللہ کو بکلی ترک کرنے کے لئے تیار ہے؟ اس وقت روح کی گہرائیوں سے جواب آتا ہے لبیک ہاں میں بالکل تیار ہوں۔

پھر سوال ہوتا ہے کہ کیا تو عسر اور یسر میں ہر تنگی اور راحت میں عزت اور ذلت میں اپنے رب سے وفادار رہنے کا عہد کرتا ہے؟ جواب ملتا ہے کہ ہاں میں اقرار کرتا ہوں۔

پھر سوال ہوتا ہے کہ کیا تو اپنے مال اپنی عزت اپنے اہل و عیال اپنے رشتہ دار اپنی برادری اپنے املاک اپنے اموال اپنی تجارت اپنی ملازمت کی اس راہ میں کوئی عزت یا وقعت سمجھے گا۔ جواب ملتا ہے مرگز نہیں ہرگز نہیں۔

اس کے بعد تفاصیل طے ہوتی ہیں۔ مثلاً یہ کہ اگر تیرے ماں باپ تیرے بیوی بچے اور تیرے دوست اس راہ میں حائل ہوں۔ تو تو کہاں تک ان کی چھوڑنے کو تیار ہو گا؟ جواب۔ میں ان کو چھوڑ دونگا اور اگر رضائے الٰہی حاصل کرنے کے لئے ان کو قربان کرنا پڑے۔ تو بلا تامل قربان کر دوں گا۔ کیا میرے سامنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شاندار قربانیوں کا نمونہ موجود نہیں ہے۔

سوال۔ اگر تجھے اپنے اموال و املاک اس کی راہ میں دینے پڑیں۔

جواب۔ وہ اب بھی حاضر ہیں۔ وہ نہ میرے پہلے تھے نہ آئندہ ہوں گے۔ مجھے فاقہ کشی کرنا آسمان کے سایہ تلے زندگی بسر کرنا منظور ہے۔ بلکہ ہر آرام اور راحت کی چیز کا ترک کرنا منظور ہے۔ مگر میں اپنے خدا کو کسی صورت میں نہیں چھوڑ سکتا۔

سوال۔ اگر تجارت یا ملازمت یا روزگار پر اس راہ میں آفت آئے تو کیا کرے گا؟

جواب۔ بھوکا رہوں گا سسک سسک جان دے دونگا بھیک مانگ کر گزارہ کر لونگا گھاس پات کھاؤں گا مگر اپنے آقا کا دامن نہ چھوڑ سکتا ہوں نہ چھوڑونگا۔ کیا شعب ابی طالب کے سہ سالہ بائیکاٹ میں ایک مقدس جماعت درختوں کے پتے اور سوکھے ہوئے چمڑے کے ٹکڑے بھگو کر ان سے اپنا پیٹ نہیں بھرا کرتی تھی۔ اور وہ بھی مسلسل تین سال کے لمبے عرصہ تک۔

سوال: اگر بیماری یا تکالیف جسمانی اس کی طرف سے پہنچیں۔ تو کیا تو شکایت کریگا۔

جواب۔ کبھی نہیں۔ ساری عمر اگر ان مصیبتوں سے گھرا رہوں اور اگر بدتر سے بدتر دکھ میں مبتلا رہوں۔ تب بھی اس کا حق مالکانہ اور محبوبانہ مجھ پر ہے۔ میں ہمیشہ صابر و شاکر رہوں گا اور کبھی شکایت نہیں کروں گا۔ شکایت تو کیا اگر اس کی رضا کے لئے مجھے اپنے ہی ہاتھوں سے اپنی ایک ایک بوٹی اور رگ رگ اور ریشہ ریشہ کند قینچی کے ساتھ کاٹنا پڑے تو میں دل و جان سے تیار ہوں۔ بلکہ مجھے ان باتوں سے راحت ہوگی نہ کہ تکلیف۔ کیا یہ وہی راستہ نہیں جس پر مجھ سے پہلے میرے ہی جیسے انسان کو آروں کے ساتھ سر سے پیر تک چیرا گیا۔ ان کو جلتی ریت اور سلگتے ہوئے کوئلوں پر لٹایا گیا۔ ان کو سنگسار کیا گیا۔ ان کی کھالیں اتاری گئیں۔ ان کو زندہ جلایا گیا۔ ان کی آنکھیں نکالی گئیں۔ ان کے گلے گھونٹ کر ختم کیا گیا۔ مگر انہوں نے آف تک نہ کی۔ اللہ کی رحمتیں ہوں ان پر کہ وہ اس وقت میرے مشعل راہ ہیں۔

سوال:۔ عزت بڑی چیز ہے۔ کیا تو ہر ذلت کے لئے اپنے تئیں تیار پاتا ہے؟

جواب۔ ہاں اگر اس راہ میں مجھے کہا جائے گا۔ کہ تو جھاڑو لے کر روزانہ بازار میں صفائی کر تو مجھے کوئی عذر نہ ہوگا۔ اگر مالک کی خوشی اسی میں ہو کہ میں بازار کے چوک میں بیٹھ جاؤں۔ اور ہر آنے جانے والا میرے سر پر خاک ڈال کر چلا کرے۔ یا ہر شخص میرے پاس سے گزرے وہ میرے منہ پر تھوک کر گزرے تو میں اس ذلت پر بھی راضی ہوں۔ اور اگر عمر بھر صبح سے شام تک مجھے منہ در منہ گالیاں دی جائیں۔ تو میں ان کو سننے کے لئے تیار ہوں۔ مگر اس کے لئے تیار نہیں کہ میرا آقا۔ میرا محبوب ایک لمحہ کے لئے بھی مجھ سے کشیدہ خاطر ہو۔ کیا مجھ سے پہلے وہ لوگ نہیں گزر چکے۔ جن کی ناک میں نکیل ڈال کر ان کو شہر بشہر رسوا کیا گیا۔ یا وہ جن کو کانٹوں کے تاج پہنا کر ان کے مبارک چہروں پر تھوکا گیا۔ یا وہ جن کی پشت اور گردن پر گندی اوجھڑیاں مسجد کے اندر عین سجدہ کی حالت میں رکھی گئیں۔

ننگ و نام و عزت و نیاز و ادا ملک مختیم
یار آمیزد بگو با بخاک آمیختیم
دل برادیم از کف و جان در رہش انداختیم
و ز پئے وصل نگارے حیلہ ہا انگیختیم

آخری سوال۔ بے شک تو سب کچھ کر لیگا مگر ان سب سے زیادہ سخت امتحان شہوات اور عادات کا ہے۔ اس میں کامیابی کیونکر حاصل کرے گا؟

جواب۔ بے شک میں مانتا ہوں کہ شہوات کے جذبات نہایت سخت ہوتے ہیں۔ مگر کیا وہ انسان دنیا میں نہیں گزرے جنہوں نے حضرت یوسف والا نمونہ ہر زمانہ میں دکھلایا؟ اور کیا لاکھوں حوا کی بیٹیاں دنیا میں اس وقت بھی موجود نہیں ہیں جن کی پاک دامنی اور عفت پر فرشتے قسم کھا سکتے ہیں۔ کیا میں مرد ہو کر عورتوں سے بھی گیا گزرا ہوں۔ رہا عادات کا معاملہ۔ سو میں تسلیم کرتا ہوں کہ پہاڑ کو توڑنا زیادہ آسان ہے بہ نسبت راسخ عادتوں کے توڑنے کے اور اونٹ کا سوئی کے ناکہ میں سے گزرنا بہت سہل ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ پرانی عادات قبیحہ یکدم محو ہو جائیں مگر میں اقرار کرتا ہوں کہ ان کے لئے میں ان تھک کوشش کرتا رہوں گا اور ہر وقت اپنا محاسبہ جاری رکھوں گا۔ اور ہمیشہ اپنے اللہ سے دعائیں کرتا رہوں گا۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ میری مدد کرے گا اور میری کوشش کو بار آور کرے گا۔

اب اے سننے والے سن! جب حقیقۃً نفس کی یہ کیفیت ہو جاتی ہے۔ اور انسانی روح کی مستعدی اس درجہ تک پہنچ جاتی ہے۔ اس وقت آسمان سے ایک قبولیت نازل ہوتی ہے۔ اور اس بندے کے ساتھ جو معاملہ ہوتا ہے وہ صرف سننے سے سمجھ میں نہیں آ سکتا۔ وہ اسی وقت سمجھ میں آتا ہے۔ جب کسی پر وہ مبارک دن آئے۔ اور اس کے نفس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ہو۔

بس اے عزیز اگر تجھ پر یہ وقت نہیں آیا۔ تو تو بھی دعا کر اور کوشش کر کہ "وہ دن" وہ مبارک دن وہ آخری فیصلہ کا دن۔ وہ تیری زندگی کا یوم الفرقان تجھے نصیب ہو۔

آمین

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء

مورخہ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۲ء کو منعقد ہوگا

احباب جماعت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ حسب سابق امسال بھی مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۲ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔ احباب جماعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس مقدس جلسہ کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہوں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

دارالافتاء ربوہ

چند سوال اور اُن کے جواب

از مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب ناظر افتاء

سوال

کسی بزرگ کے نام کی جو نیاز دی جاتی ہے اس کے بارہ میں اسلام کا کیا حکم ہے حضرت مولوی عبدالکریم رضؓ کا لکھا ہوا ایک خط من سائل کے پاس تھا جو تقسیم ملک کے وقت قادیان رہ گیا اس میں لکھا تھا۔ "حضرت فرماتے ہیں کہ طعام کا ثواب مردے کو ضرور پہنچتا ہے خواہ وہ طعام امام حسین رضؓ کے نام کا ہو یا کسی اور کے نام کا۔ نیاز وغیرہ کھا لینے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اس میں کوئی بدعت رافضیوں والی نہ ہو۔"

جواب

حسب توفیق غریبوں کو کھانا کھلانا یا حسب موقع تعلق والوں اور نیک لوگوں کی دعوت کرنا بجائے خود ایک نیکی اور ثواب کا کام ہے۔ اسی طرح مرنے والوں کے حق میں دعا کرنا بھی اسلامی ہدایات کے عین مطابق ہے جو چیز منع ہے وہ یہ کہ کسی امر کو اپنے طور پر دینی رسم و رواج بنا لیا جائے اور پھر اہتمام کے ساتھ اسے اجتماعی یا انفرادی مظاہرہ کے رنگ میں بجا لایا جائے۔ آخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے۔ خلفاء راشدین فوت ہوئے۔ صحابہ کرامؓ فوت ہوئے۔ کیا صحابہؓ میں ہمیں کوئی ایسی رسم ملتی ہے۔ کیا انہیں اپنے بزرگوں اور اپنے عزیزوں سے محبت نہیں تھی۔ وہ ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا نہیں کرتے تھے۔ پس جب یہ دونوں باتیں ان سے بالبداہت ثابت ہیں تو پھر انہوں نے کیوں ان رسموں کو اختیار نہ کیا اور کیوں باقاعدگی سے نیازیں نہ دیں۔ آخر کوئی بات تو تھی کہ سنت کے ایسے متبعین ان کاموں کو اختیار نہ کر سکے۔ پس ہمیں بھی ان رسموں سے بچنا چاہیئے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے قربانی کرنے کی بنیاد محض محبت اور توفیق پر ہے۔ رسم و رواج پر نہیں۔ اگر اسے بھی رسم بنا لیا جائے تو پھر یہ بھی ناجائز ہو جائے گی۔ رسم سے مراد یہ ہے کہ ایک فعل معاشرہ کی اجتماعی عادات کا حصہ بن جائے اور وقت آنے پر التزام و اہتمام کے ساتھ ثواب وعبادت کے طور پر یا حصول شہرت کے طور پر وہ کسی معاشرہ میں رواج پا جائے۔ کیونکہ علماء امت نے اس بارہ میں خاص احتیاط کی ہے کہ کسی ایسے کام کو شریعت و دین کا حصہ نہ بننے دیا جائے۔ جسے موقع میسر آنے کے باوجود نہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اختیار کیا نہ آپ کے صحابہؓ نے اسے قابلِ توجہ قرار دیا اور نہ خیر القرون کے زمانہ میں اسے شریعت کی وضاحتوں میں شامل کیا گیا۔

واللہ اعلم بالصواب

سوال

اگر نکاح کے وقت مہر کی رقم معین نہ کی گئی ہو یا پتہ نہ چلتا ہو کہ مہر کتنا تھا تو شرعاً کیا کیا جائے۔

جواب

اگر نکاح کے وقت مہر کی رقم مقرر نہ ہوئی ہو یا یاد نہ ہو کہ کتنی تھی یا باہمی اختلاف ہو اور کوئی ثبوت نہ ملتا ہو تو ان سب صورتوں میں مہر مثل دینا واجب ہے۔ مہر مثل سے مراد یہ ہے کہ اس درجہ کی عورتوں مثلاً عورت کی پھوپھی بہن وغیرہ کا جتنا مہر مقرر ہوتا ہے یا اس کے درجہ کی تعلیم یافتہ یا خاندانی مالی حالت وعزت کے لحاظ سے ہم مرتبہ عورتوں کا جو حق مہر ہوتا ہے اسکے مطابق مہر دلوایا جائے گا۔

خاوند کی مالی حالت کے لحاظ سے جماعت کا بالعموم مسلک یہ ہے کہ نکاح یا بصورت تنازعہ فیصلہ تعیین کے وقت خاوند کی چھ ماہ سے سال تک کی آمدن کی جو اوسط ہے اس کے مطابق رقم مہر میں مقرر کی جائے گی۔

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

ہلاکتوں سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ کہ تمام سیاسی گروہ بندیوں اور مذہبی فرقہ آرائیوں سے دستکش ہو کر خود مسلمان بنیں، دوسروں کو مسلمان بنائیں۔ ہر آن اسلام کی دعوت میں مصروف رہیں — اور صرف مسلمان کہلائیں۔ نہ مسلمان کے سوا ہمارا کوئی نام ہو اور نہ اسلام کی خدمت و اشاعت کے ہمہ وقتی کام کے علاوہ کوئی اور کام — بس یہ ہے اس مرض کا نسخہ شفاء جو آج ہمارے جسدِ ملی کو تپِ دق کی طرح ختم کئے جا رہی ہے" (ایضاً)

بالکل ٹھیک ہے۔ مگر سوال تو یہ ہے کہ ایسا کس طرح ہو سکتا ہے۔ ہمارا جواب یہ ہے کہ ایسا اسی وقت ہو سکتا ہے جب ہم آیۃ "حافظون" اور حدیث "مجدد دین" کی طرف رجوع کریں اور اپنے زمانے کے مجدد کو پہچاننے کی کوشش کریں۔ اور اس کو حکم و عدل تسلیم کریں۔

تحریک جدید کے سال ۲۹/۱۹ کیلئے مسابقت الی الخیرات کی روح کیساتھ

پیش ہونیوالے وعدے

اکناف عالم میں اشاعت اسلام کے لئے مسابقت الی الخیرات کی روح کے ساتھ وعدے پیش کرنے والے مجاہدین کی پہلی قسط ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔ قارئین کرام سے اُن کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ چونکہ ایسے مخلصین کی تعداد ایک ہزار سے تجاوز کر چکی ہے۔ اسلئے بقیہ نام انشاء اللہ ایک ضمیمہ کی صورت میں شائع کئے جائیں گے۔ احباب کرام ضمیمہ کا انتظار فرمائیں۔

۱- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	۱۱۰۰۴
۲- حضرت ام متین صاحبہ (حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)	۱۶۰
۳- حضرت مہر آپا صاحبہ (حرم " " ")	۵۷
۴- حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی	۱۵۰۰
۵- حضرت بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد مدظلہا	۱۵۰
۶- حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا	۱۰۴ چیک
۷- صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید معہ اہل وعیال	۳۳۱
۸- صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب معہ اہل وعیال	۳۵۳
۹- صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب افسر لنگر خانہ	۷۵
۱۰- صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب معہ اہل وعیال	۱۳۱
۱۱- صاحبزادہ مرزا رفیق احمد معہ بیگم صاحبہ دامی جان رفہ	۱۰۳
۱۲- صاحبزادی سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ	۲۷۱
۱۳- صاحبزادہ مرزا مظفر احمد C.S.P معہ اہل وعیال	۱۳۰۰
۱۴- سید داؤد مظفر شاہ صاحب معہ اہل وعیال	۳۷۴
۱۵- میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ معہ اہل وعیال	۲۲۸
۱۶- پیر معین الدین صاحب ایم۔ ایس۔ سی معہ اہل وعیال	۲۶۸ نقد
۱۷- سید محمود احمد صاحب معہ اہل وعیال	۸۰
۱۸- چوہدری ناصر محمد صاحب سیال معہ اہل وعیال	۲۶۰
۱۹- صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب معہ اہل وعیال	۶۰۰
۲۰- نوابزادہ میاں عباس احمد خاں صاحب معہ اہل وعیال	۸۱۰
۲۱- صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ایم اے معہ اہل وعیال	۶۰
۲۲- بیگم صاحبہ نوابزادہ مسعود احمد خاں صاحب (سیدہ طیبہ صدیقہ صاحبہ)	۶۰
۲۳- سیدہ شوکت سلطانہ صاحبہ	۱۵ نقد

(وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

تاروں کے ذریعہ وعدہ جات کی اطلاع

فاستبقوا الخیرات کی تعمیل کے قابل قدر مظاہرے

قبل ازیں ایک اشاعت میں ان متعدد جماعتوں کا ذکر کیا جا چکا ہے جنہوں نے امسال مسابقت الی الخیر کی روح کے ماتحت اپنے وعدہ جات تحریک جدید سال ۲۹/۱۹ تاروں کے ذریعہ مرکز میں پہنچائے ہیں۔ حال ہی میں مکرم رکن الدین صاحب سیکرٹری تحریک جدید نے پشاور کی طرف سے ۵۰۰۰/- روپے کے وعدوں کی اطلاع ارسال فرمائی ہے۔ مکرم ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب امیر جماعت احمدیہ کیمبل پور نے ۱۰۰۰/- روپے کی اور مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ نے ۶۰۰۰/- روپے کی۔ مکرم شیخ صاحب موصوف نے حسب سابق جماعت کو ادائیگی کے لحاظ سے بھی سابقون الاولون میں شامل کرنے کی سعی فرمائی ہے۔ چنانچہ وعدوں کی اطلاع کے ساتھ ہی درج ہے کہ ۲۷۵۰/- روپیہ نقد وصول ہو چکا ہے۔ مجھے امید ہے جملہ عہدیداران امسال اپنی اپنی جماعت کو ادائیگی کے اعتبار سے بھی پہلے سے بلند تر مقام پر پہنچانے کی سعی بلیغ فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ متعلقہ عہدیداروں کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اپنی بے شمار نعمتوں سے نوازے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

ایک خطرناک متعدی مرض — تپِ دِق

(از مکرم رفیق احمد صاحب اختر پنجاب یونیورسٹی شعبہ تاریخ)

تپِ دق کو انگریزی میں "TUBERCULOSIS" کہا جاتا ہے جس کا مخفف "ٹی بی" ہے یہ ایک متعدی مرض ہے جو ایک خاص قسم کے جراثیم (TUBERCLE BACILLUS) کے جسم کے کسی حصے پر غالب آجانے کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے ان جراثیم کو سب سے پہلے ایک جرمن ڈاکٹر KOCH نے ۱۸۸۲ء میں دریافت کیا تھا TUBERCLE کے معنی ابھار یا دانہ نما پھلاؤ کے ہیں مذکورہ بالا جراثیم اپنے پیدا کردہ زہر (TOXINS) چھوٹے چھوٹے ابھاروں کی صورت میں جمع کرتے رہتے ہیں جو تشخیص میں نمایاں ہو جاتے ہیں اسی لئے مرض کا نام TUBERCULOSIS رکھا گیا ہے۔

اس کا دوسرا نام CONSUMPTION یعنی تخریب ہے کیونکہ جس حصے پر ان کا حملہ ہوتا ہے وہاں کا گوشت پوست آہستہ آہستہ ختم ہوتا رہتا ہے (دق اور سل تقریباً ہم معنے لفظ سمجھے جاتے ہیں ڈاکٹروں کے نزدیک کیفیات کی رو سے اگر ان میں کوئی فرق ہے تو وہ محض برائے نام ہے) عام طور پر اس مرض کے متعلق لوگوں کا خیال ہے کہ یہ صرف پھیپھڑوں کی بیماری ہے اس میں شک نہیں ہے کہ اس کی خطرناک ترین قسم پھیپھڑوں سے ہی منسلک ہوتی ہے لیکن اس کا حملہ پیٹ آنتوں مختلف غدودوں جھلیوں۔ گردوں، مثانہ، ہڈیوں جوڑوں اور ریڑھ کی ہڈی کے مہروں پر بھی ہو سکتا ہے اگر اس کا اثر پھیپھڑوں پر ہو تو بلغم کے ذریعے جراثیم پیٹ میں جا کر شکم اور آنتوں کی دق کا باعث بن جاتے ہیں اور بعض اوقات کسی حصہ یا عضو سے جراثیم خون کے ذریعہ تمام جسم میں منتقل ہو جاتے ہیں اور یہ دق عمومی یا دق منتشر (GENERAL TUBERCULOSIS) کہلاتی ہے جراثیم ایک عضو سے دوسرے عضو میں منتقل ہو سکتے ہیں۔

عوام میں ایک یہ بھی غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ یہ دورِ حاضرہ کی بیماری ہے حالانکہ پتھر اور دھات کے زمانے کی ہڈیوں اور مصر میں ہزاروں سالوں سے محفوظ کی ہوئی لاشوں (MUMMIES) کے معائنے سے ان میں دق کے اثرات پائے گئے تھے۔ چینی مصری اور ایرانی تحریرات میں ایسی مرض کا ذکر آتا ہے جس کی علامات۔ دبلا پن، کھانسی اور بلغم میں خون وغیرہ بیان کی گئی ہیں۔ ارسطو بقراط اور دیگر یونانی حکما نے بھی اس پر بحث کی ہے دق کے پھیلنے کے اسباب و ذرائع بیان کرنے سے قبل مناسب ہوگا کہ جسم کی قوت مدافعت کی توضیح کر دی جائے ہر جاندار میں بیماری کے خلاف دفاع (IMMUNITY یا RESISTANCE) پایا جاتا ہے جو خون کے اندر چھوٹے چھوٹے بے شمار دفاعیہ جسیموں (WHITE BLOOD CORPUSCLES یا LEUCOCYTES) کی بدولت ہوتا ہے صحت مند جسم میں جب کسی بیماری کے جراثیم داخل ہوتے ہیں تو یہ جسیمے ان کا مقابلہ کر کے انہیں ختم کر دیتے ہیں بلکہ ایسی صورت میں ان کی تعداد بڑی کثرت سے بڑھنے لگتی ہے "ایلوپیتھک" طریقہ علاج کے تحت کسی بیماری سے حفاظت کا ٹیکہ دراصل اس بیماری کے جراثیم ہی ہوتے ہیں جنہیں محدود مقدار میں جسم کے اندر داخل کر کے سفید جسیموں کی بڑھوتی کو تیز کیا جاتا ہے جب وہ کافی تعداد میں جمع ہو جاتے ہیں تو وہ نہ صرف ٹیکہ کے ذریعہ داخل شدہ جراثیم کا خاتمہ کر دیتے ہیں بلکہ ان کے ذریعہ جسم بیماری کے حقیقی حملوں سے بھی محفوظ ہو جاتا ہے لیکن اگر صحت کی خرابی یا کسی دوسری وجہ سے سفید جسیمے کمزور ہوں یا کثرت سے بڑھ نہ سکتے ہوں تو جسم کی قوت مدافعت ختم ہو جاتی ہے اور انہیں بیماری کے جراثیم کے آگے ہتھیار ڈالنے پڑتے ہیں مستقل انفلوئنزا، نزلہ۔ زکام، کھانسی بہت زیادہ جسمانی یا دماغی محنت و مشقت ہر وقت رنج و غم اور فکر میں مبتلا رہنا ناکافی یا ناقص غذا شراب و دیگر منشیات کا استعمال اور طویل بیماری یہ سب جسم میں کمزوری اور نتیجۃً قوت مدافعت میں کمی یا خاتمے کا باعث ہوتے ہیں اور اگر ان کا بروقت تدارک نہ کیا جائے تو یہ دق کو دعوت عام دینے کے مترادف ہوگا۔

بچے کی پیدائش کے بعد ماں کے جسم میں غیر معمولی کمزوری واقع ہو جاتی ہے کیونکہ بچے کو تمام تر طاقت خون اور گوشت پوست اس نے اپنے ہی جسم سے علیحدہ کر کے دیئے ہوتے ہیں اس لئے اگر زچہ کی جسمانی طاقت کو موزوں اور مناسب مقوی غذا سے بحال نہ کیا جائے تو متواتر پیدائشوں کے بعد وہ انتہائی عالم بے چارگی میں دق کے جراثیم کے آگے بے بس ہو جاتی ہے اور جب گھر والوں کو شبہ ہوتا ہے کہ ان کی بہو ٹی بی میں مبتلا ہے تو وہ ساس اور نندوں کی لعن طعن کا نشانہ بن جاتی ہے اور اس وقت نہ صرف وہ خود مظلوم ترین فرد ہوتی ہے بلکہ ان حالات میں بچوں کی پرورش اور گھر کے سکون و نظام کو بھی زبردست دھکا لگتا ہے ....

بعض جسمانی خصوصیات مثلاً لمبا چہرہ، تنگ سینہ، لمبی انگلیاں سفید اور نرم جلد اور لمبی تنگ ناک والے افراد کو اطباء اور ڈاکٹروں کی رائے کے خاص احتیاط کرنی چاہیئے ان کو معمولی سی بے احتیاطی مثلاً یکدم گرم کمرے سے باہر نکل آنے سردیوں میں نہا کر مفلر یا گرم چادر وغیرہ نہ اوڑھنے اور ہوا لگ جانے سے (EXPOSURE) اور دیگر ایسی بے احتیاطیوں سے بار بار نزلہ زکام وغیرہ کی شکایت ہو جاتی ہے۔ (ALLERGY)

اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسی بناوٹ میں ناک کی اندرونی جھلی بہت نازک ہوتی ہے اور اس طرح ان کی قوت مدافعت تدریجاً کمزور ہو کر دق کے جراثیم کے لئے موزوں حالات پیدا کر دیتی ہے چنانچہ ان خصوصیات کے حامل افراد کو احتیاط و پرہیز کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے بلکہ انہیں موسم سرما شروع ہوتے ہی مچھلی کے تیل، انڈوں اور ایسی دیگر مقوی لیکن زود ہضم غذاؤں کا استعمال کرنا چاہیئے جو جسم کی حرارت (CALORIC HEAT) میں اضافہ کرتی ہیں دیکھا گیا ہے کہ عین جوانی کے عالم میں اس مرض کی استعداد بڑھ جاتی ہے اگرچہ بچپن سے بڑھاپے تک ہر عمر میں یہ مرض لاحق ہو سکتی ہے لیکن اس مسئلہ کو سائنس بھی ابھی تک نہیں حل کر سکی کہ ۱۸ سے ۳۵ سال کی عمر تک کے افراد زیادہ کیوں اس کا شکار ہوتے ہیں جب کہ قوتِ مدافعت دراصل مضبوط ترین ہونی چاہیئے یہ بھی مشہور ہے کہ یہ مرض بعض کو وراثت میں ملتی ہے یہ درست ہے کہ بعض اوقات یہ پشت در پشت چلتی ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ جراثیم ایک نسل سے دوسری میں منتقل ہوتے رہتے ہیں بلکہ اولاد کو مخصوص لحاظ سے کمزور اعضاء ورثہ میں مل جاتے ہیں مثلاً اگر باپ پھیپھڑوں کی دق میں مبتلا تھا تو بچوں کے پھیپھڑے کمزور ہوں گے جن میں دق کو بآسانی قبول کرنے کا رجحان پایا جائے گا اور اگر ورثہ میں ملی ہوئی اس مخصوص کمزوری کا سدباب نہ کیا جائے تو وہ نسلاً در نسلاً چلتی جائے گی اور اغلباً ہر نسل میں دق کا عارضہ لاحق ہوتا رہے گا بعض پیشہ وروں کو ایسے ماحول میں کام کرنا پڑتا ہے جہاں صحت مند فضا نہ ہونے کی وجہ سے قوت مدافعت کمزور ہوتی رہتی ہے یا وہاں اس قسم کی گیس یا کیمیائی اشیاء موجود ہوتی ہیں جن سے متواتر گلے میں خراش پیدا ہونے سے تپ دق کی صلاحیت و قابلیت پیدا ہو جاتی ہے یا دیسے کمزور گلے پر بھی دق کے جراثیم حملہ آور ہو جاتے ہیں اور پھر وہاں سے بآسانی پھیپھڑوں میں منتقل ہو جاتے ہیں۔

دق کی ابتدائی علامات بلا وجہ کمزوری سستی اور تھکاوٹ جو باوجود کافی آرام کے دور نہ ہوں وزن میں کمی بھوک کا زائل ہو جانا ہلکا ہلکا بخار اور مزاج میں چڑچڑا پن ہوتی ہیں اگر یہ علامات ظاہر ہونے لگیں تو گو یہ ضروری نہیں ہوتا کہ یہ دق کے حملہ کی وجہ سے ہی ہوں لیکن قریبی کلینک سے فوراً معائنہ کروا لینا چاہیئے کیونکہ یہی ابتدائی دور ہوتا ہے جس میں بیماری کا کلیتۂ خاتمہ کیا جا سکتا ہے

(باقی)

دعائے مغفرت

خاکسار کے بھوئی چوہدری فضل الرحمٰن خاں صاحب آف گوندلانوالہ ضلع گوجرانوالہ ابن چوہدری محمد یعقوب خاں صاحب ۱۴ اکتوبر بروز منگل رسول ہیڈ ورکس سے واپسی پر ہارٹ فیل ہو جانے کے باعث بس میں ہی وفات پا گئے

احباب جماعت دعا فرما دیں کہ اللہ تعالےٰ مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(خاکسار ناصر احمد چٹھہ گوجرانوالہ)

درخواست دعا

میرے بڑے بھائی ملک افتخار احمد صاحب جا کے چیمہ ضلع سیالکوٹ تحصیل ڈسکہ میں ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے ہیں بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

ملک انور احمد صاحب راولپنڈی

توسیع اشاعت میں حصہ لینے والے احباب

(قسط نمبر ۲)

ایک سال کے لئے دوستوں کے نام روزنامہ جاری کرانیوالے

جماعت احمدیہ کریم نگر فارم
بذریعہ مکرم بابو عنایت اللہ صاحب
مکرم چوہدری غلام احمد صاحب
مینجر کریم نگر فارم
مکرم چوہدری غلام رسول صاحب
گوٹھ غلام رسول
مکرم ڈاکٹر عبدالستار صاحب بشیر آباد سٹیٹ
مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب ظفر آباد لامینی
مکرم ملک عمر علی صاحب کھوکھر بی اے
امیر جماعت احمدیہ ملتان چھاؤنی

آٹھ ماہ کیلئے روزنامہ کسی لائبریری کے نام جاری کرنے والے

جماعت احمدیہ میر پور خاص

۶ چھ ماہ کیلئے دوستوں کے نام روزنامہ جاری کرنیوالے

مکرم چوہدری صلاح الدین صاحب مینجر لطیف نگر
محترمہ اہلیہ صاحبہ
مکرم چوہدری شریف احمد صاحب ڈگری
مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب باجوہ ظفر آباد لامینی
محترمہ اہلیہ صاحبہ
مکرم چوہدری عنایت الرحمٰن صاحب ٹنڈوالہیار
مکرم چوہدری حمید احمد صاحب متعاقب کرم
چوہدری شریف احمد صاحب مرحوم چک ۸۸ ج ب لائل پور

تین ماہ کیلئے کسی کے نام روزنامہ جاری کرانیوالے

مکرم عبدالسلام صاحب نائب قائد
مجلس خدام الاحمدیہ میر پور خاص

۲ دو سال کے لئے دوستوں کے نام خطبہ نمبر جاری کرانیوالے

مکرم چوہدری رشید احمد صاحب ظفر آباد لونکا سٹیٹ

ڈیڑھ سال کے لئے دوستوں کے نام خطبہ نمبر جاری کرانیوالے

ملک سلطان محمد صاحب ظفر آباد لونکا۔

ایک سال کے لئے دوستوں کے نام خطبہ نمبر جاری کرانیوالے

مکرم مولوی عبدالحلیم صاحب صدر جماعت احمدیہ
گنج مغل پورہ لاہور۔
مکرم چوہدری منظور احمد صاحب احمد نگر فارم
" مستری محمد الدین صاحب محمد آباد سٹیٹ
" چوہدری سردار خان صاحب
" چوہدری محمد حسین صاحب
مکرم ملک غلام احمد صاحب عطا ایم ایس سی
" چوہدری فضل الرحمٰن صاحب لونگ فارم
لجنہ اماء اللہ
مکرم بابو محمد صادق صاحب "
" منظور احمد صاحب محمد آباد سٹیٹ
" رشید احمد صاحب " نورکوٹ
" چوہدری نذیر احمد صاحب ڈگری
" چوہدری محمد عبداللہ صاحب چک ۱۸۲

مکرم چوہدری احسان اللہ صاحب احمد آباد سٹیٹ
مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب گوٹھ احمدیہ
" منشی محمد موسیٰ صاحب بشیر آباد اسٹیٹ
" محمد حنیف صاحب "
" قریشی ممتاز احمد صاحب
" ماسٹر عارف علی صاحب
" ماسٹر محمد صدیق محمود احمد صاحبان
" چوہدری میر محمد صاحب سنجر چانگ
" خواجہ سلیم احمد صاحب ظفر آباد لامینی
" چوہدری رفیق احمد صاحب "
" عبداللہ خان ذکار اللہ صاحب "
" چوہدری غلام احمد صاحب کوٹھ باغ دین
" چوہدری غلام رسول صاحب سنجر چانگ
محترمہ بشریٰ سلطانہ صاحبہ بنت چوہدری
نذیر احمد صاحب احمد پور سندھ
مکرم چوہدری محمود احمد صاحب چک ۸۸ ضلع لائل پور
" عبدالرحیم صاحب سر کشمیر روڈ۔

چھ ماہ کیلئے دوستوں کے نام خطبہ نمبر جاری کرانے والے

مکرم حکیم شیخ محمد صاحب ڈگری
" چوہدری بشیر احمد صاحب سرکشمیر روڈ۔

تصحیح

قسط نمبر ۲ میں مکرم شیخ منیر الدین صاحب اور مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب نواب شاہ کے نام کے آگے پانچ پانچ خطبہ نمبر شائع ہو گئے ہیں۔ ان دونوں صاحبوں نے سال بھر کے لئے ایک ایک خطبہ نمبر مستحق دوستوں کے نام جاری کرایا ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

شیزول
عورتوں کی جملہ بیماریوں کے لئے چار روپے
حب اٹھرا رجسٹرڈ
ہزاروں گھروں کا چراغ پونے چودہ روپے
دوائی خاص
اندرونی ورم اور لیکوریا کا علاج تین روپے
نرینہ اولاد
سو فیصدی مجرب دوا نو روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

تحریک جدید کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کی مساعی

مکرمی ملک مبارک احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی مطلع فرماتے ہیں:۔

"جمعہ کی نماز سے قبل تمام دوستوں میں وعدہ جات کے اندراج کی چٹیں سائیکلو سٹائل کر کے تقسیم کر دی گئیں تھیں نماز کے بعد ۳۹ خدام نے وہ چٹیں پر کر وا کر احباب سے واپس لیں۔ ۳۹ خدام ایک گھنٹہ تک مصروف کار رہے اس کے بعد ۱۲ خادم مزید ۴ گھنٹے تک ان کی فہرستیں بناتے رہے کل شام تک وعدہ جات کی میزان ۲۴۸۰۰/- روپے تھی جو آج شام تک ۲۹۷۰۰/- سے تجاوز کر چکی ہے جس میں سے ساڑھے پانچ ہزار نقد وصول ہو چکے ہیں۔"

دیگر مجالس بھی اپنی مساعی کے بارے میں بعض رپورٹیں بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے ایک بچی کی طرف سے اخلاص کا قابل قدر نمونہ

محترمہ بیگم شیخ مسعود احمد صاحب رشید گلبرگ کالونی لاہور تحریر فرماتی ہیں:۔

"میری بچی عزیزہ فہمیدہ رشید دختر شیخ مسعود احمد صاحب رشید مرحوم اعلےٰ تعلیم کے لئے لندن جا رہی ہے عزیزہ فہمیدہ رشید نے سفر انگلستان جانے سے پہلے مسجد سوئٹزرلینڈ کے لئے مبلغ ۵۰/- روپے عطا کئے ہیں۔"

محترمہ موصوفہ کی طرف سے مبلغ ۵۰/- روپے بذریعہ مکرم شیخ خورشید احمد صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر اخبار الفضل موصول ہوئے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ فہمیدہ رشید کا سفر حضر میں حافظ و ناصر ہو اور اس سفر کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور کامیابی کے ساتھ بخیریت واپس لائے نیز انہیں اور ان کے تمام خاندان کو ہمیشہ اپنے خاص انعامات سے نوازتا رہے آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست دعا

میری چھوٹی ہمشیرہ امیر بیگم صاحبہ ایک ہفتہ سے بعارضہ بخار بیمار رہی ہے نیز ان کے لڑکے جمعدار منظور الحق خان بھی جہلم میں سی ایم ایچ ہسپتال میں داخل ہیں احباب دونوں کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔ (ڈاکٹر ظفر حسن لاہور چھاؤنی)

آپ کی خدمت کے لئے
لوہے اور عمارتی سامان کی نئی دکان کھل گئی
سائیکل اور ان کا سامان۔ ٹائر ٹیوب کے ایجنٹس
بھٹی چیپ سٹور غلہ منڈی ربوہ

ایک ڈرائیور کی ضرورت

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی کے لئے ایک ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ جو کہ فوکس ویگن گاڑی چلانے کا اچھا تجربہ رکھتا ہو۔ تنخواہ ایک سو روپیہ ایک سو پچیس ۱۲۵ روپے ماہوار تک دیجائے گی۔

درخواستیں اپنے حلقہ کے پریذیڈنٹ یا امیر جماعت کے ذریعہ بھجوائی جائیں۔

میرزا منیر احمد منیجنگ ڈائریکٹر طارق ٹرانسپورٹ کمپنی جودھامل بلڈنگ لاہور

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس ۱۹ روپے

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔
سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

نمبر ۱۶۸۸۷ :- میں سردار محمد ولد چوہدری کرم الٰہی صاحب قوم جٹ رانجھا پیشہ زمیندارہ عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کرم پورہ مشمولہ جنوبی ڈاکخانہ وار برٹن ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۹/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گزارہ صرف جائداد کی آمد پر ہے۔ اور میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے ۸ سہا ایکڑ قریباً اراضی نہری واقع موضع کرم پورہ مشمولہ جنوبی جس کی قیمت چالیس ہزار روپیہ صرف ہے اس کے علاوہ منقولہ جائداد نقد ایک ہزار روپیہ ایک عدد بھینس جس کی قیمت ۳۵۰/- روپے ہے کل میزان مبلغ اکتالیس ہزار تین صد پچاس روپیہ ہے جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بخزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط المرقوم
شیر محمد بقلم خود کرم پورہ وار برٹن ضلع شیخوپورہ ۲۸/۹/۶۲۔
العبد۔ سردار محمد بقلم خود ولد چوہدری کرم الٰہی صاحب مرحوم موضع کرم پورہ وار برٹن ضلع شیخوپورہ
گواہ شد:- بقلم خود سید لال شاہ امیر جماعت احمدیہ آنبہ کمبوہ مقام وار برٹن ضلع شیخوپورہ
گواہ شد:- شیر محمد بقلم خود ولد چوہدری کرم الٰہی صاحب مرحوم ساکن کرم پورہ وار برٹن شیخوپورہ

نمبر ۱۶۸۸۸ :- میں نواب بی بی ولد میراں بخش صاحب قوم ماشکی پیشہ ماشکی عمر ۱۰۰ سال ساکن ننگل متصل قادیان حال ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۹/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔
میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ صرف ۵۳/- روپے نقد میرے پاس دفتر امانت میں جمع ہیں اس کے علاوہ میری ماہوار آمد بھی کوئی نہیں ہے صرف صدقہ و خیرات پر گزارہ کرتی ہوں۔ اسلئے میں مبلغ ۵۳/- روپے کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ جو مجھے ماہوار آمد ہوگی اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ چندہ وصیت میں ادا کرتی رہوں گی اور اگر اسکے علاوہ اور کوئی میری جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ مالک ہوگی۔ فقط والسلام۔
نشان انگوٹھا۔ نواب بی بی برمکان نواب دین محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ۔
گواہ شد:- عبدالشکور صادق ابن چوہدری محمد عبداللہ محلہ دارالیمن ربوہ
گواہ شد:- رشید احمد ولد نور حسین کلرک دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ

نمبر ۱۶۸۹۰ :- میں محمد عبدالوہاب ولد چوہدری محمد حسین صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن شیخوپورہ ڈاکخانہ شیخوپورہ ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ ستمبر ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں میرا گزارہ میرے بھائی کی آمد پر ہے۔ مجھے بطور جیب خرچ مبلغ ۲۰/- روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط راقم الحروف قریشی سعید احمد اظہر شاہد مربی سلسلہ مقیم شیخوپورہ ۳۰/۹/۶۲ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔
العبد:- محمد عبدالوہاب ولد چوہدری محمد حسین صاحب معرفت چوہدری عبدالسمیع صاحب کلاتھ ظفروال ڈویژن شیخوپورہ۔ گواہ شد:- محمد عبدالسمیع ولد چوہدری محمد حسین برادر حقیقی موصی۔ گواہ شد:- سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت حال شیخوپورہ ۳۰/۹/۶۲

نمبر ۱۶۸۹۷ :- میں جلال بی بی بیوہ میاں نظام الدین قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن جسونت بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۸/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ نقد ۱۵۰۰/- داخلہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ۸۵۴/۱۰/- حق مہر ۳۰۰/- کل میزان ۲۶۵۴/۱۰/-۔
میں مبلغ ۲۶۵۴/۱۰/- کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد یا آمد اس کے علاوہ پیدا کروں تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات کے وقت جتنی جائیداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالکہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ:- نشان انگوٹھا جلال بی بی صاحبہ
گواہ شد:- [illegible] بی بی صاحبہ عبدالرشید افریقوی۔ سیکرٹری تحریک جدید جسونت بلڈنگ جودھامل بلڈنگ لاہور۔ گواہ شد:- عبدالواحد خان سیکرٹری وصایا۔ حلقہ سول لائن لاہور ساکن سیمنٹ بلڈنگ تھارٹن روڈ لاہور۔

نمبر ۱۶۸۹۹ :- میں خالدہ اختر زوجہ چوہدری محمد عبدالسمیع صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن شیخوپورہ ڈاکخانہ شیخوپورہ ضلع شیخوپورہ۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ ستمبر ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔
میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۱۔ مہر مبلغ اڑھائی ہزار روپیہ بذمہ خاوند ہے
۲۔ چوڑیاں طلائی آٹھ عدد وزن آٹھ تولے مالیتی ۱۰۴۰/- روپے ایک ہزار چالیس روپے۔
۳۔ کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن دو تولہ مالیتی ۲۶۰/- روپے دو صد ساٹھ روپے۔
۴۔ گلوبند ایک عدد وزن تین تولہ مالیتی ۳۹۰/- روپے تین صد نوے روپے۔
۵۔ انگوٹھیاں تین عدد ایک تولہ چھ ماشے مالیتی ۱۹۵/- روپے۔ یکصد پچانوے روپے
۶۔ بالیاں ایک جوڑی وزن ایک تولہ مالیتی ۱۳۰/- روپے۔ یکصد تیس روپے۔
۷۔ مشین سنگر کپڑا سلائی مالیتی ۴۰۰/- روپے چار صد روپے۔ کل میزان مع مہر زیور ۴۹۱۵/- روپے چار ہزار نو صد پندرہ روپے جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۸ حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ (راقم الحروف قریشی سعید احمد اظہر شاہد مربی سلسلہ مقیم شیخوپورہ) ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ:- خالدہ اختر زوجہ چوہدری عبدالسمیع صاحب۔ گواہ شد:- محمد عبدالسمیع و چوہدری محمد حسین خاوند موصیہ۔ گواہ شد:- قریشی سعید احمد اظہر شاہد مربی ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد:- محمد عبدالوہاب۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۹/ نومبر ۱۹۶۲ء بروز جمعۃ المبارک خاکسار کے بھتیجے حبیب اللہ صاحب قریشی کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود شیخ محمد شفیع صاحب کا پوتا اور شیخ سلطان احمد صاحب اے۔ ایس۔ آئی لاہور کا نواسہ ہے۔
احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے نیک صالح اور خادم دین بنائے اور دارین کی دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ آمین۔ (شیخ رشید احمد۔ کارکن ٹی آئی کالج۔ ربوہ)

درخواست دعا

میری اہلیہ صاحبہ کافی عرصہ سے دل کی بیماری کی وجہ سے بیمار ہیں اور آج کل میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں اور فی الحال کوئی افاقہ نہیں۔ تمام احباب جماعت و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمادے (محمد اشرف ایم این۔ سنڈیکیٹ ربوہ)

ہر انسان کیلئے ایک ضروری پیغام
مفت
کارڈ آنے پر
عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

نیفا میں بھارتی اور چینی فوجوں میں پھر لڑائی شروع ہو گئی ہے

والونگ کے قریب طرفین میں فائرنگ۔ لداخ میں دونوں فوجوں کو بھاری کمک پہنچ گئی

نئی دہلی ۱۲ نومبر۔ خبر ملی ہے کہ کئی روز کے سکوت کے بعد کل پھر نیفا کے علاقہ میں بھارتی اور چینی فوجوں میں لڑائی شروع ہو گئی۔ بھارتی وزیر دفاع کے ایک اعلان کے مطابق والونگ کے قریب بھارتی اور چینی دستوں نے ایک دوسرے پر زبردست فائرنگ کی چینی حکومت کے ایک اعلان کے مطابق بھارتی فوجوں نے چینی مورچوں پر گولہ باری کی۔ یہ سلسلہ کئی روز سے جاری ہے لداخ میں دونوں کو بھاری کمک پہنچ گئی ہے اور چوشول کے ہوائی اڈے کے قریب چینی گاڑیوں کی نقل و حرکت دیکھی گئی ہے۔ واشنگٹن میں اعلان کیا گیا ہے کہ طیاروں کے ذریعہ بھارت کو امریکی اسلحہ کی ترسیل کا کام مکمل ہو گیا ہے۔

نیا چین خبر رساں ایجنسی نے بتایا ہے کہ شمال مشرقی سرحدی ایجنسی کے علاقہ میں والونگ کے قریب بھارتی دستے چینی مورچوں پر گذشتہ کئی روز سے فائرنگ کر رہے ہیں۔ ایجنسی نے کہا ہے کہ چینی دستوں نے بھارت کی اس اشتعال انگیزی کا کوئی جواب نہ دیا ایجنسی نے مزید بتایا کہ لداخ میں چوشول اور دولت بیگ کے قریب متعین بھارتی دستوں کو زبردست فوجی کمک پہنچ رہی ہے۔

ادب اور بنیادی انسانی اقدار کے درمیان ایک اٹوٹ رشتہ قائم ہے

بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام مجلس مذاکرہ کا انعقاد

ربوہ ۱۲ نومبر۔ کل بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام ۴ بجے بعد دوپہر کالج کے کمرۂ لیکچر میں "ادب اور بنیادی انسانی اقدار" کے موضوع پر ایک مجلس مذاکرہ کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس مجلس مذاکرہ میں مکرم ڈاکٹر وزیر آغا صاحب ایم اے پی ایچ ڈی، مکرم پروفیسر جیلانی کامران صاحب بی اے (آنرز) لندن ایم اے گورنمنٹ کالج، مکرم پروفیسر محمد علی صاحب اور مکرم پرویز پروازی صاحب نے حصہ لیا۔

مجلس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو کالج کے طالب علم حافظ محمد اسلم صاحب نے کی۔ جمشید مبارز صاحب معتمد بزم نے اجلاس گذشتہ کی روئیداد پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد پروفیسر جیلانی کامران صاحب نے "ادب اور بنیادی اقدار" کے موضوع پر فاضلانہ مقالہ پڑھا جس میں آپ نے فرمایا کہ نیکی، آزادی اور روشنی بنیادی انسانی اقدار کی حیثیت رکھتی ہیں ادب کی تخلیق انہی تین اقدار کی رہین منت ہے۔ شعر دراصل تنقید حیات نہیں کشف حیات کی حیثیت رکھتے ہیں ادیب اور شاعر زندگی کی زمانی و مکانی بندشوں سے آزاد ہونے کی کوشش میں مصروف رہ کر زندگی کے حقائق کی نقاب کشائی کرتے ہیں اور یہی انکشافی کوشش ادب بن جاتی ہے۔ کامران صاحب کے فاضلانہ مقالہ کے بعد ڈاکٹر وزیر آغا صاحب نے اپنے مقالہ میں اس بات کا اظہار فرمایا کہ زندگی چونکہ متحرک اور رواں ہے اس لئے ہم کسی قدر کو بھی بنیادی قدر کی حیثیت نہیں دے سکتے اور ادب بھی ایک غیر فانی چیز ہے۔ اس لئے وہ بھی ساکت اور جامد نہیں ہوتا۔ اس لئے ادب اور انسانی اقدار کے درمیان ایک انتہائی متوازن رشتہ ہے۔ اگر ادیب اور شاعر کسی ایک سمت جھک جائے تو عدم توازن کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جو کسی صورت میں بھی مستحسن قرار نہیں پاتی۔

ان دو مقالوں کے بعد بحث کا آغاز ہوا۔ پرویز پروازی صاحب نے بحث کا آغاز کرتے ہوئے ڈاکٹر وزیر آغا صاحب کی اس رائے سے اختلاف کیا کہ زندگی کی متحرک حیثیت کے باعث کوئی قدر، بنیادی قدر رہ نہیں سکتی۔ ان کا خیال تھا کہ جب تک کسی بھی قدر کو بنیادی حیثیت نہ دی جائے، ادب کی تخلیقی کوشش کے لئے اگلا قدم ہی نہیں اٹھ سکتا۔ انہوں نے جیلانی کامران صاحب کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے آزادی، نیکی اور روشنی کی بنیادی حیثیت کو تسلیم کیا لیکن اس میں حسن اور تلاش حسن کے اضافہ پر زور دیا۔ جیلانی کامران صاحب نے دوبارہ بحث میں حصہ لیتے ہوئے

ایک دو امور کی وضاحت کی۔ اور اس کے بعد صاحب صدر، پروفیسر محمد علی نے بحث کو سمیٹتے ہوئے فاضل مقالہ نگار حضرات کا شکریہ ادا کیا اور اس طرح یہ دلچسپ مجلس مذاکرہ اختتام پذیر ہوئی +

طیارہ کے حادثہ میں دو افراد ہلاک

ایسٹ میڈوز (امریکہ) ۱۲ نومبر۔ کل رات ایک چھوٹا نجی طیارہ مکانوں کی ایک قطار پر گر کر تباہ ہو گیا اس حادثہ میں جہاز کا ہوا باز اور ایک بچہ ہلاک ہوا۔ بچہ مکان کے سامنے گلی میں کھیل رہا تھا۔ طیارے کے گرنے سے تین مکانوں میں آگ لگ گئی۔ طیارے میں صرف ہوا باز سوار تھا۔

محترم خلیفہ عبدالرحیم صاحب مرحوم کی نماز جنازہ اور تدفین

محترم خلیفہ عبدالرحیم صاحب (ریٹائرڈ ہوم سیکرٹری ریاست جموں و کشمیر) بروز جمعہ سہ پہر سیالکوٹ میں حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ ہفتہ کے روز (۱۰ نومبر ۱۹۶۲ء) ان کے بڑے صاحبزادے خلیفہ عبدالمنان صاحب (انجینئر) اپنے دیگر بھائیوں اور عزیزوں کے ساتھ اپنے والد کا جنازہ ربوہ لے آئے۔ نماز جنازہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے پڑھائی۔ جس میں بہت سے مقامی بزرگ اور احباب شامل ہوئے۔ حضرت میاں صاحب ممدوح نے جنازہ کو کندھا دیا اور مرحوم (جو جماعت میں اپنے خاندانی اخلاص اور خدمات کی وجہ سے معروف ہیں) کے جسم کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں سپرد خاک کر دیا گیا تھا۔ آخری دعا محترم ابوالقاسم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع سیالکوٹ نے کروائی۔ بہت دیگر احباب کے علاوہ جنازہ کے ساتھ تشریف لائے تھے۔ دیگر بیرونی احباب لاہور سے محترم چوہدری اسداللہ خاں صاحب بیرسٹر امیر جماعت احمدیہ لاہور اور خلیفہ صاحب مرحوم کے بھانجے مرزا بشیر احمد صاحب ایگزیکٹو انجینئر ملتان اور کوئٹہ سے ان کے بھائی الحاج خلیفہ عبدالرحمان بھی جنازہ میں شامل ہوئے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم خلیفہ صاحب کے درجات بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صحیح معنوں میں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ لاہور ڈویژن

ٹینڈر نوٹس

تازہ پرسنٹیج ریٹس کے سربمہر ٹینڈر ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس کی اساس پر درج ذیل کاموں کے مجوزہ فارموں پر جو اس دفتر سے بعوض ایک روپیہ فی کاپی ۲۴ نومبر ۱۹۶۲ء ساڑھے گیارہ بجے تک دستیاب ہو سکتے ہیں ساڑھے بارہ بجے تک وصول کریں گے جو اسی روز ساڑھے بارہ بجے برسر عام کھولے جائیں گے ساڑھے بارہ بجے کے بعد آنے والے ٹینڈر قبول نہیں کئے جائیں گے۔

نمبر شمار	کام کا نام	تخمیناً لاگت معہ پرسنٹیج	زر بیعانہ جو ڈویژنل پے ماسٹر کے پاس جمع کر دیا جائے گا	تکمیل کی مدت
۱	اے ای این / ۳ لاہور کے سیکشن میں کیو ۱۲ ٹائپ کے ۲۰ عدد کوارٹر تعمیر کرنا۔ (امپروگرام (۶۳-۱۹۶۲ء)	-/۱۰۰۰۰ روپے	-/۲۰۰ روپے	۶ ماہ
۲	اے ای این / ۳ لاہور کے سیکشن میں درجہ چہارم کے ملازمین کے لئے کیو-۲۶ ٹائپ کے ۱۰ عدد کوارٹر تعمیر کرنا پروگرام (۶۳-۱۹۶۲ء)	-/۱۵۰۰۰ روپے	-/۳۰۰ روپے	۸ ماہ

جن ٹھیکیداروں کے نام منظور شدہ فہرست پر ہیں وہی ٹینڈر دیں۔ جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست پر نہیں ہیں وہ اپنے کاغذات نامزدگی جو مصدقہ نقول۔ مالی حیثیت اور تجربہ کے ہوں ہمراہ لا کر ۲۴ نومبر ۱۹۶۲ء سے پیشتر اپنے نام رجسٹر کرا لینے چاہئیں۔

مکمل شرائط و کوائف ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس اور پلان زیر دستخطی کے دفتر میں کسی بھی یوم کار کو دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے انتظامیہ سب سے کم نرخ یا کسی بھی ٹینڈر کو منظور کرنے کی پابند نہیں ہے۔ یہ ٹھیکیداروں کے مفاد میں ہے کہ وہ زر بیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو آر لاہور کے پاس ۲۴ نومبر ۱۹۶۲ء سے پیشتر جمع کرا دیں۔ ٹھیکیداروں کو ریٹ معہ لیبر و میٹریل دینے چاہئیں اور ٹینڈر دینے سے پیشتر کام کے موقع کا معائنہ کر کے اپنا اطمینان کر لینا چاہیئے۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ لاہور)

دوستانہ باسکٹ بال میچ

ربوہ ۱۲ نومبر۔ کل مورخہ ۱۱ نومبر تعلیم الاسلام کالج ربوہ اور ایگریکلچر یونیورسٹی کے مابین ایک دوستانہ باسکٹ بال میچ کھیلا گیا جس میں تعلیم الاسلام کالج نے ۲۹ کے مقابل پر ۴۴ پوائنٹس حاصل کر کے میچ جیت لیا۔ کالج کی طرف سے سعید اور بدر نے اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا اور ایگریکلچر یونیورسٹی کی طرف سے عبدالمجید اور ناہید کا کھیل بہت اچھا رہا۔

(سیکرٹری باسکٹ بال)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴